حقوق الطبع غير محفوظة

دنیا بھر میں اس کتاب کے حقوق غیر محفوظ ہیں۔
کسی بھی شخص کو یہ کتاب تجارتی طور پر یا مفت تقسیم کی غرض سے شائع کرنے کی اجازت ہے۔
اس کتاب کا ترجمہ بغیر اجازت لیے کسی بھی زبان میں کیا جاسکتا ہے۔

ⓒ مكتبة دار السلام، ١٤٢٩ هـ

فهرسة مكتبة الملك فهد الوطنية أثناء النشر
مجاهد، عبدالمالك
الانوار في سيرة النبي المختار صلى الله عليه وسلم. / عبدالمالك مجاهد - الرياض، ١٤٢٩ هـ
ص: ٣٩٦ مقاس: ١٤×٢١ سم
ردمك: ٧-٢٨-٥٠٠-٩٩٦٠-٩٧٨
(النص باللغة الاوردية)
١. السيرة النبوية أ. العنوان ديوي ٢٣٩ ٤٠٢٠/١٤٢٩

رقم الإيداع: ٤٠٢٠/١٤٢٩
ردمك: ٧-٢٨-٥٠٠-٩٩٦٠-٩٧٨

پوسٹ بکس: 22743 الریاض: 11416 سعودی عرب فون: 4043432-4033962 1 00966 فیکس: 4021659
E-mail: darussalam@awalnet.net.sa - riyadh@dar-us-salam.com
Website: www.dar-us-salam.com
• طریقِ مکۃ - العلیا - الریاض فون: 4614483 فیکس: 4644945 • الملز - الریاض فون: 4735220 فیکس: 4735221
• سویلم فون: 2860422 1 00966

دارالسلام	فون	فیکس
جدّہ	00966 2 6879254	6336270
مدینہ منورہ	00966 503417155	8151121
خمیس مشیط	00966 7 2207055	0500710328
الخبر	00966 3 8692900	8691551
شارجہ	00971 6 5632623	5632624
لاہور، پاکستان	0092 42 7240024	7354072
اسلام آباد، پاکستان	0092-051-2500237	2500237
کراچی، پاکستان	0092-21-4393936	4393937
لندن	0044 208 539 4885	208 5394889
نیویارک، امریکہ	001 718 6255925	6251511
ہوسٹن، امریکہ	001 713 7220419	7220431
ملائشیا	00603-77109750	77100749

آفتابِ نبوّت

کی

سُنہری شُعاعیں

سیرتِ سرورِ عالم کے درخشاں پہلو

عبد المالک مجاہد

دارالسّلام
کتاب وسنّت کی اشاعت کا عالمی ادارہ
ریاض • جدہ • شارجہ • لاہور • کراچی
اسلام آباد • لندن • ہیوسٹن • نیو یارک
DARUSSALAM

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللہ کے نام سے (شروع) جو نہایت مہربان بہت رحم کرنے والا ہے۔

فہرست مضامین

عرض مؤلف 09

1 داستان آپ ﷺ کے مبارک گھرانے کی 19

2 اللہ کے رسول ﷺ کے آباؤ اجداد 30

3 خاندان نبوت کی عظمت و وجاہت 36

4 جد رسول کریم کے کارنامے 44

5 ولادت با سعادت 53

6 بنو سعد کی فضاؤں میں 57

7 بلندی پہ میرا نصیب آ گیا 59

8 رحمت عالم کے آنسو شفیق والدہ کے مرقد پر 63

9 کائنات کی منفرد شخصیت 66

10 بچپن 69

11 گلہ بانی 71

12 حرب فجار کا پس منظر 73

13 حلف الفضول 75

14 صادق اور امین ﷺ کا حکیمانہ فیصلہ 77

15 غار حراء 80

16 مقدر کے سکندر 82

17 پہلی ہجرت 85

18 بہت بے آبرو ہو کر ترے کوچے سے ہم نکلے 94

19 ابوذر غفاری t کا قبول اسلام 100

20 حضرت حمزہ t کا قبول اسلام 107

21 اور ابو جہل بھاگ نکلا 109
22 عمر بن خطاب فاروق اعظم کس طرح بنے 112
23 حضرت خباب رضی اللہ عنہ کی استقامت 123
24 گستاخ رسول ﷺ کو شیر نے پھاڑ کھایا 125
25 انوکھا مطالبہ 127
26 سارے گستاخ تڑپ تڑپ کر مر گئے 130
27 ایک پرستار حق کا اعزاز 133
28 رسول اللہ ﷺ نے بادشاہت ٹھکرا دی 136
29 نضر بن حارث کا کردار 139
30 ستم گر اپنے انجام کو پہنچ گئے 141
31 ابو جہل کے کرتوت 143
32 لکڑیاں ڈھونے والی بدبخت عورت 146
33 ابولہب غارت ہوا 149
34 ظلم وستم کی دستاویز کیڑوں کی غذا بن گئی 151
35 سردار کے ہاتھوں سردار کی آزادی 158
36 رحمت عالم نے پھر بھی بددعا نہ کی 160
37 ایک جنتی اور دو جہنمی 163
38 رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں جنات کی حاضری 166
39 کسریٰ کے کنگن ایک بدو کی بانہوں میں 170
40 یہود کا تعصب اور عداوت 177
41 یہودیوں کی کہہ مکرنیاں 179
42 اخلاص ووفاداری کے نادر نمونے 182
43 زہے نصیب 187
44 کھجور کا تنا رونے لگا 192
45 وہ جو آپ کے صبر وتحمل کا امتحان لینے آیا 195
46 رحمت عالم کو عزیز از جاں سمجھنے والے جاں نثار 200
47 313 سرفروش 204

48 اعلیٰ کمان سے مشورہ 209
49 دشمن کے احوال سے باخبری 211
50 جنگ کے شعلے 213
51 ابو جہل کی لاش 218
52 امام الانبیاء سے محبت کا ایک اور انداز 221
53 حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کا بے خطا نشانہ 224
54 بدر کے شہداء 226
55 اے نافرمانو، سنو! 228
56 بدر کی شکست سے بدحواسی 230
57 عدل وانصاف کی معراج 232
58 جنگی مجرم اپنے انجام کو پہنچے 235
59 امت محمدیہ کے فرعون کا عبرتناک حشر 237
60 لو آپ اپنے دام میں صیاد آ گیا 239
61 بدر والو! تمہارے لیے جنت کا فیصلہ ہو چکا 245
62 منافق اعظم کی دوغلی باتیں 248
63 غزوہ سویق 252
64 ایک موذی سانپ کا خاتمہ 255
65 امام المرسلین ﷺ کی دوستوں سے بے تکلفی 262
66 سرفروشوں کا ترانہ 265
67 ایمان ویقین اور عزم وعمل کی نرالی شان 268
68 جابر کی دعوت 270
69 ہم لاشوں کی قیمت نہیں کھاتے 273
70 سیدہ صفیہ کی بہادری 276
71 جب کفر کی ہوا اکھڑ گئی 278
72 کھجوروں میں برکت 281
73 اسلام کی خدمت کا ایک انداز یہ بھی ہے 283
74 کیا خوب جنازہ ہے ذرا دھوم نکلے 286

75 رسول اللہ ﷺ کے پسینے کی مہک 293

76 داستان مسجد نبوی کے ایک ستون کی 295

77 منافقین کا گھناؤنا کردار 300

78 دیکھو وہ جنتی جا رہا ہے 307

79 یہ رحمت ہی نہیں عدیم المثال رحمت ہے 311

80 اس نے اپنے پاؤں پر خود کلہاڑی مار لی 317

81 جب آقا نے مغفرت سے منہ پھیر لیا 320

82 ارشاد رسول ﷺ سچ نکلا 323

83 ضعیفوں کا ملجاء غریبوں کا ماوی ﷺ 327

84 حرم پاک کی بے حرمتی کا انجام 329

85 اور ابوسفیان کی قسمت کھل گئی 333

86 حق آ گیا باطل مٹ گیا 336

87 تم سے کوئی باز پرس نہیں ہوگی 339

88 سفاکوں نے تائب ہو کر نئی زندگی کا آغاز کیا 241

89 ایسا فاتح چشم فلک نے کہاں دیکھا ہوگا 344

90 سید الشہداء کا جگر چبانے والی رحمت عالم کے روبرو 349

91 ابو وہب! وقت آ گیا ہے کہ تم نیچے اترو 351

92 غزوہ حنین 357

93 اور پھر شکست فتح میں بدل گئی 361

94 شجاعت رسول کریم ﷺ 365

95 اس بلند نصیبی کے کیا کہنے 368

96 تربیت کا ایک اور انداز 371

97 جود و سخا کے حیران کن مناظر 374

98 انہوں نے اتنا دیا کہ لینے والا شرما گیا 377

99 اور طائف نور توحید سے جگمگا اٹھا 379

100 قیصر روم کی گواہی 383

101 بت شکنوں کا کارنامہ 394

عرض مؤلف

2006 کی بات ہے کہ ڈنمارک کے ایک چھوٹے سے اخبار نے اللہ کے رسول ﷺ کے بارے میں ہرزہ سرائی کی اور ناپاک خاکے شائع کیے۔ ان خاکوں کے خلاف دنیا بھر کے مسلمانوں نے شدید احتجاج کیا۔ کتنے ہی ملکوں میں شدید ہنگامے ہوئے۔ ہڑتالیں ہوئیں۔ جلسے ہوئے، جلوس نکالے گئے۔ مسلمانوں نے نہایت غم و غصے کا اظہار کیا۔ دنیا بھر کے مہذب لوگوں نے اس گھٹیا حرکت پر نفرت کا اظہار کیا۔ مگر بد قسمتی سے اس احتجاج کو سنجیدگی سے لینے کی بجائے یورپ کے بعض دیگر ممالک نے بھی ان خاکوں کی اشاعت کی مذموم حرکت کر ڈالی۔ عربی کا ایک مقولہ ہے (رُبَّ ضَارَّةٍ نَافِعَةٌ) کہ بعض اوقات غلط کاموں کے نتائج بھی عمدہ نکلتے ہیں۔ جہاں ڈنمارک کی مصنوعات کا بائیکاٹ ہوا وہیں اہل حل وعقد نے سوچنا

1

داستان آپ ﷺ کے مبارک گھرانے کی

اللہ کے رسول ﷺ کا خاندان نہایت مبارک تھا۔ اس کی تاریخ آج سے کم و بیش چار ہزار سال پہلے شروع ہوتی ہے۔ آپ کے جد امجد حضرت ابراہیم علیہ السلام عراق کے ایک شہر ''اُور'' کے باشندے تھے۔

یہ شہر فرات کے مغربی ساحل پر کوفے کے قریب واقع تھا۔ اس کی کھدائی کے دوران جو کتبات برآمد ہوئے ہیں، ان کے باعث اس شہر کے بارے میں بہت سی تفصیلات منظر عام پر آئی ہیں۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے خاندان کی بعض تفاصیل اور باشندگان ملک کے دینی اور اجتماعی حالات سے بھی آگہی ہوئی ہے۔ اس زمانے میں سلطنت بابل عروج پر تھی۔ سلطنت کی مالی حالت مستحکم اور فوجی طاقت زبردست تھی۔ دولت کی کثرت نے بادشاہ کے دماغ میں اس قدر غرور بھر دیا تھا کہ اس نے سلطنت کے بڑے معبد خانے میں اپنی سونے کی مورت رکھوا دی اور حکم دیا

کہ سب لوگ میری مورت کو سجدہ کریں اور منت ونذر ونیاز بھی میرے ہی نام کی ہو۔ اللہ تعالیٰ نے اس قوم کی ہدایت کے لیے ابراہیم علیہ السلام کو مبعوث کیا۔ ان کا سلسلۂ نسب 9 واسطوں سے حضرت نوح علیہ السلام سے جا ملتا ہے۔

بادشاہ کو حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعوتِ توحید پسند نہ آئی۔ کیونکہ اسے قبول کرنے کی صورت میں بادشاہ کو خدائی کے درجے سے اتر کر بندہ بننا پڑتا تھا۔ حضرت ابراہیم کی مخالفت صرف بادشاہ ہی نے نہیں کی بلکہ خود ان کے گھر کے افراد نے بھی کی۔ جب آپ نے قوم بادشاہ اور اپنے خاندان کی مخالفت دیکھی تو اپنے وطن سے ہجرت کا فیصلہ کیا۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے گزر اوقات کے لیے بھیڑ بکریاں پال رکھی تھیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان میں برکت دی اور وہ بڑھ کر بہت بڑے بڑے ریوڑ بن گئے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام انتہائی مہمان نواز تھے۔ ان کی کنیت ابوضیفان (مہمانوں والا، مہمان نواز) تھی۔ ان کے والد کا نام آزر تھا۔ بعض علمائے نسب نے والد کا نام تارخ بھی بیان کیا ہے۔ جب اس کی عمر 75 سال کی ہوئی تو اس کے ہاں حضرت ابراہیم علیہ السلام پیدا ہوئے۔ ان کے علاوہ ناحور اور ہاران بھی تارخ کے بیٹے تھے۔ ہاران کے بیٹے لوط علیہ السلام تھے۔ ہاران کی وفات اس کے باپ ہی کی زندگی میں اسی علاقے میں ہو گئی تھی جہاں وہ پیدا ہوئے۔ یہ کلدانیوں کا علاقہ، یعنی بابل کی سرزمین تھی۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی شکل وصورت کے حوالے سے حدیث میں آتا ہے: میں نے عیسیٰ ابن مریم، موسیٰ اور ابراہیم علیہم السلام کو دیکھا، عیسیٰ علیہ السلام سرخ فام،

گھنگریالے بالوں اور چوڑے سینے والے تھے۔ اور موسیٰ علیہ السلام گندمی رنگ کے فربہ بدن تھے۔ صحابہ کرام نے عرض کیا اور ابراہیم علیہ السلام؟ ارشاد ہوا: ''اپنے ساتھی (محمد ﷺ) کو دیکھ لو۔''

مراد یہ کہ اللہ کے رسول کی شکل وصورت اپنے جد امجد حضرت ابراہیم علیہ السلام سے ملتی تھی۔ اللہ تعالیٰ نے بچپن ہی سے انہیں عقل سلیم اور رشد وہدایت سے نواز دیا تھا۔ وہ بڑے ہوئے تو انہیں رسول بنا کر مبعوث فرمایا اور خلیل کا منصب عطا فرمایا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کا قصہ قرآن پاک میں بہت سے مقامات پر مختلف انداز میں بیان فرمایا گیا ہے۔ اپنے والد کو جس عمدہ انداز میں انہوں نے توحید کی دعوت دی، اُسے سورۂ مریم آیت: 41 سے 48 میں پڑھیے۔ یہاں اتنی بات لکھے دیتا ہوں کہ انہوں نے دعوت توحید کا آغاز اپنے گھر سے کیا اور اپنے مشرک باپ کو بڑے ادب سے تبلیغ کی مگر باپ نے اتنا ہی نامناسب رویہ اختیار کرتے ہوئے ابراہیم علیہ السلام کو سخت دھمکی دی۔ قیامت والے دن ان کے باپ کے انجام کے بارے میں صحیح بخاری کی روایت میں ہے کہ وہ نجاست میں لتھڑا ہوا ایک بجو کی شکل میں نظر آئے گا، جسے ٹانگوں سے پکڑ کر جہنم میں پھینک دیا جائے گا۔

ابراہیم علیہ السلام کی قوم کے لوگ سال میں ایک بار شہر سے نکل کر عید (قومی جشن) منانے جایا کرتے تھے۔ ان کے والد نے ان کو بھی جشن میں شامل ہونے کی دعوت دی۔ وہ کہنے لگے: میں بیمار ہوں۔ آپ نے کلام میں توریہ کیا تاکہ آپ بتوں کو پاش پاش کر کے ان کے مذہب کی غلطی ظاہر کر سکیں اور سچے دین کی

2

اللہ کے رسول ﷺ کے آباء واجداد

ہجرت کے سفر میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بھائی ہاران کے بیٹے لوط اور آپ کی اہلیہ سارہ بھی ہمراہ تھیں۔ انہوں نے بابل، یعنی کلدانیوں کی سرزمین سے ہجرت کرتے ہوئے کنعانیوں کی سرزمین کا رخ کیا۔ یہ لوگ حران کے مقام پر رہائش پذیر ہوئے، یہی بیت المقدس کا علاقہ ہے۔ حران کے باشندے بھی ستاروں اور بتوں کی پوجا کرتے تھے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام، حضرت سارہ علیہا السلام اور حضرت لوط علیہ السلام کے سوا اس وقت دنیا بھر کے لوگ کافر تھے۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام جب سیدہ ہاجرہ اور ان کے بیٹے اسماعیل علیہ السلام کو مکہ میں چھوڑ کر واپس جانے لگے تو میاں بیوی میں یہ باتیں ہوئیں۔ ہاجرہ: ہمیں یہاں کس کے پاس چھوڑ چلے؟ حضرت ابراہیم: اللہ کے پاس۔ یہ جواب سن کر کہنے لگیں: تو پھر میں اپنے اللہ پر راضی ہوں۔ اس وقت بیت اللہ شریف نہ تھا۔ صرف

ٹیلے کی طرح ابھری ہوئی زمین تھی۔ سیلاب آتا تو دائیں بائیں کترا کر نکل جاتا تھا۔ وہیں بالائی حصے میں ایک بہت بڑا درخت بھی تھا۔ یہ وہی جگہ تھی جہاں آج کل زم زم کا چشمہ ہے۔ حضرت ابراہیم نے اسی درخت کے پاس حضرت ہاجرہ اور حضرت اسماعیل علیہ السلام کو چھوڑا تھا۔ اس وقت مکہ میں پانی تھا نہ کوئی آدم زاد۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ایک توشہ دان میں کھجوریں اور ایک مشکیزے میں پانی رکھ دیا اور خود واپس فلسطین چلے گئے۔ چند دن کے بعد کھجوریں اور پانی ختم ہوگیا۔ اب حضرت ہاجرہ اور ان کے بیٹے کو پیاس لگی۔ بچہ پیاس کی وجہ سے بے چین ہوگیا۔ وہ اسے تڑپتا نہ دیکھ سکیں، اٹھ کر چل دیں۔ انہیں اپنے قریب کی زمین سے صفا پہاڑ سب سے قریب معلوم ہوا، وہ اس پر چڑھ گئیں۔ وادی کی طرف منہ کر کے دیکھا کہ کیا کوئی انسان نظر آتا ہے؟ ان کی نظر تھک کر لوٹ آئی۔ کوئی انسان نظر نہیں آیا۔ وہ صفا سے اتریں۔ وادی کے نشیب میں پہنچیں تو قمیص کا دامن جو زمین تک پہنچتا تھا، اٹھا کر یوں بھاگیں جس طرح کوئی پریشان یا مصیبت زدہ انسان دوڑتا ہے۔ حتی کہ وادی کو پار کر لیا۔ وہ مروہ تک پہنچیں تو اس پر چڑھ گئیں اور دیکھا کہ کیا کوئی نظر آتا ہے؟ مگر کوئی نظر نہ آیا۔ وہ عالم اضطراب میں صفا اور مروہ کے درمیان چکر لگاتی رہیں۔ انہوں نے سات دفعہ اسی طرح چکر کاٹے۔ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: لوگ اسی وجہ سے ان دونوں پہاڑیوں (صفا اور مروہ) کے درمیان دوڑتے ہیں۔

جب وہ آخری چکر میں مروہ پر پہنچیں تو انہیں ایک آہٹ سی محسوس ہوئی۔ اچانک انہوں نے دیکھا کہ زمزم کے مقام پر ایک فرشتہ کھڑا ہے۔ اس نے اپنی

3

خاندان نبوت کی عظمت و وجاہت

حضرت اسماعیل علیہ السلام کی مادری زبان قبطی تھی، پدری زبان عبرانی تھی اور ان کے سسرال عربی زبان والے تھے۔ انہی سے حضرت اسماعیل علیہ السلام نے عربی میں کمال پیدا کیا۔ انہوں نے 137 سال عمر پائی۔ عدنان اللہ کے رسول ﷺ کے اجداد میں اکیسویں پشت میں ہیں۔ یہ قیدار کی اولاد میں سے تھے۔ ایک حدیث میں آتا ہے کہ جب اللہ کے رسول ﷺ اپنا سلسلہ نسب بیان فرماتے تو عدنان پر پہنچ کر رک جاتے۔ آگے نہ بڑھتے۔ فرماتے تھے کہ ماہرین انساب غلط کہتے ہیں، تاہم علماء کی تحقیق کے مطابق عدنان اور حضرت ابراہیم کے درمیان چالیس پشتیں ہیں۔ (1)

جامع ترمذی میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے خلق کی تخلیق فرمائی تو مجھے سب سے اچھے گروہ میں رکھا، پھر

(1) قلب جزيرة العرب، ص: 237,230، المنتظم في تاريخ الملوك والأمم: 194-191/2.

ان کے بھی دو گروہوں میں سب سے زیادہ اچھے گروہ میں مجھے رکھا۔ پھر قبائل کو چنا تو مجھے سب سے اچھے قبیلے میں رکھا، پھر گھرانوں کو چنا تو مجھے سب سے اچھے گھرانے میں رکھا، لہٰذا میں اپنی ذات کے اعتبار سے بھی سب سے اچھا ہوں۔ اور اپنے گھرانے کے اعتبار سے بھی سب سے ممتاز ہوں۔ (1) عدنان جن کا اوپر ذکر ہو چکا ہے ان کے بارے میں قاضی سلیمان منصور پوری فرماتے ہیں ان کا من جانب اللہ محترم ہونا اس طرح ثابت ہے کہ بخت نصر نے جب عربوں پر پہلا حملہ کیا تب ارمیا اور برخیا علیہما السلام نے بخت نصر کو بتا دیا تھا کہ عدنان کو چھوڑ کر دیگر قبائل پر حملہ کرنے کی اسے اجازت ہے، چنانچہ بخت نصر نے عدنان کو چھوڑ کر دیگر قبائل پر حملہ کیا اور انہیں اسیر کر کے لے گیا۔ ان اسیروں کو اُس نے وادی فرات میں لے جا کر آباد کیا۔ انہی لوگوں نے عرب کی قدیم سلطنت انبار کی بنیاد رکھی۔

عدنان کے دو بیٹے تھے۔ ایک کا نام ''معد'' تھا۔ ان کا نام نسب نبوی میں آتا ہے۔ دوسرے بیٹے کا نام ''وعک'' تھا انہوں نے حجاز سے اٹھ کر یمن میں اپنی سلطنت قائم کر لی تھی۔ معد کے بیٹے نزار تھے۔ امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کا نسب ان سے ملتا ہے۔ ان کی اولاد مضر میں سے کنانہ تھے۔ کنانہ کا ذکر حدیث شریف میں آتا ہے۔ کنانہ سے قریش کا قبیلہ وجود میں آیا۔ ان کا نام فہر تھا۔ ان کے دور میں حسان حاکم یمن اپنی فوج لے کر مکہ معظّمہ پر حملہ آور ہوا۔ اس کا مقصد یہ تھا کہ خانہ کعبہ کو گرا کر اس کا ملبہ یمن لے

(1) جامع الترمذي، حديث: 3608,3607.